۱۳۔ خط - مَنیزہ فیض کے نام

پطرس بخاری

پہلی بات : ہر انسان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے تجربات اور مشاہدات میں دوسروں کو بھی شامل کرے۔ جب ہم سفر کرتے ہیں تو سفر کے دوران پیش آنے والے واقعات کو اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کو مزے لے لے کر سناتے ہیں۔ اگر ہم اپنوں سے دور ہوں تو خط کے ذریعے انھیں اپنے تجربات اور احساسات کے بارے میں بتاتے ہیں۔ یہ سبق دراصل ایسا ہی ایک خط ہے جس کے ذریعے مصنف اپنے شاہدات سے اپنے کسی عزیز کو واقف کروا رہا ہے۔

جان پہچان : پطرس بخاری ۱۸۹۸ء میں پشاور میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام سیّد احمد شاہ بخاری تھا۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے بعد وہ گورنمنٹ کالج، لاہور میں انگریزی کے پروفیسر ہوگئے۔ اس کے بعد وہ آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ ہوئے اور کئی بڑے عہدوں پر کام کیا۔ ۱۹۵۵ء میں انھیں اقوامِ متحدہ (UNO) کے شعبۂ اطلاعات کا جنرل سکریٹری بنایا گیا تھا۔ ۱۹۵۸ء میں نیویارک میں ہی ان کا انتقال ہوا۔

۳، رِیوَر ویُوٹیرس، نیویارک

۲۰/ نومبر ۱۹۵۸ء

پیاری منیزہ - کافی عرصہ ہوا تمھارا ۲۶/ اگست کا خط ملا تھا۔ ان دنوں میری صحت اچھی نہیں رہی اس لیے خط و کتابت کا سلسلہ بند رہا۔ اب میں تندرست ہوں اور تمھارا خط سامنے رکھ کر جواب لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔

میں تمھیں خط اپنے دفتر سے لکھ رہا ہوں جو اقوامِ متحدہ کے سیکریٹریٹ کی عمارت میں دسویں منزل پر واقع ہے۔ اس عمارت کی اڑتیس منزلیں ہیں۔ ایک مستطیل سا مینار ہی سمجھو۔ دور سے دیکھو تو ایسی لگتی ہے جیسے ماچس کی ڈبیا اپنے کناروں پر کھڑی ہو۔ مطلع آج اتفاقاً نہایت صاف ہے۔ سورج کی روشنی کھڑکیوں میں سے اندر آ رہی ہے۔ یہ کھڑکیاں دریا کی جانب کھلتی ہیں۔ جو اوپر سے نظر آتا ہے وہ دریائے ہڈسن کی ایک شاخ ہے جو یہاں سے کافی فاصلے پر بحرِ اوقیانوس میں گرتا ہے۔ اسے یہاں دریائے ایسٹ کہتے ہیں۔ اس وقت جب میں لکھ رہا ہوں تو بڑی بڑی کشتیاں اور تیل کے بیڑے دریا میں تیرتے پھرتے ہیں۔ پانی دھوپ میں چمک رہا ہے۔ دور نیچے کی طرف مجھے ان پلوں میں سے ایک پل نظر آ رہا ہے جو دریائے ایسٹ پر باندھے گئے ہیں۔ اس پل کا نام ولیمز برگ ہے۔

موسمِ سرما کی آمد آمد ہے۔ اگرچہ ابھی سردی بہت ہلکی ہے۔ نیویارک شہر میں برف نہیں پڑی۔ کہیں دسمبر کے آخر اور جنوری فروری میں پڑے گی۔ یہاں خزاں کا موسم سب سے دلکش ہوتا ہے۔ امریکی لوگ اسے "Fall" کہتے ہیں۔ یہ ستمبر میں ہوتا ہے۔ اس موسم میں درختوں کے پتے پہلے زرد اور پھر تانبے کی طرح سرخ ہوجاتے ہیں۔ جنگلوں میں جیسے آگ سی لگ گئی ہو۔ جہاں کئی درخت اُگے ہوتے ہیں وہ جگہ بس رنگ ریز کا کارخانہ معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اس نے پیارے پیارے رنگوں میں کپڑے رنگ کر سوکھنے کے لیے پھیلا دیے ہوں۔ اس سال بھی فصلِ خزاں خوب رہی۔ عام طور پر موسم خوشگوار رہا اور کئی روز تک لگاتار جنگلوں میں گھوما جاسکتا تھا اور سیر کی جاسکتی تھی۔

جب تم نے مجھے خط لکھا تو تمھاری امّی ولایت سے واپس آ چکی تھی اور ابا بھی وہیں تھے۔ اب تک تو وہ بھی لوٹ آئے ہوں گے۔ انھیں میرا سلام کہنا اور چھیمی کو پیار دینا۔ مجھے یہ بھی بتانا کہ تم نے اب تک تیرنا سیکھ لیا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اس کی مشق کرتی رہو۔ یہ ایک ایسی تفریح ہے جو حاصل نہ کی جائے تو زندگی میں ایک خلا سا محسوس ہوتا ہے۔ تمھارا ہنڈکلیا تو خوب ہی چلتا ہوگا۔ جب جی چاہے مجھے خط لکھنا، مگر لکھنا ضرور۔ اور دیکھو سب کو میری جانب سے ایک بار پھر پیار دینا۔ بھولنا مت۔

تمھارا پیارا

اے۔ ایس۔ بخاری

چلتے چلتے : میں نے اس خط کی پیشانی پر جو پتا لکھا ہے، مہربانی کر کے کہیں نوٹ کر لینا اور آئندہ یہی لکھنا۔ امّی سے بھی کہہ دینا کہ وہ اسے لکھ رکھیں۔ یہ میرے گھر کا پتا ہے۔ میں ایک آدھ ماہ میں یو۔این چھوڑ رہا ہوں اور یہاں کی ایک یونیورسٹی میں کام کروں گا۔ اس لیے تمھیں میرے رہائشی پتے پر ہی خط لکھنا ہوگا۔

معنی و اشارات

مستطیل	-	چار ضلعوں والی شکل جس کے چاروں زاویے قائمہ اور مقابل کے ضلعے برابر ہوں	Rectangle
مطلع	-	آسمان	Sky
موسمِ سرما	-	سردی کا موسم	Winter
رنگ ریز	-	کپڑوں کو رنگنے والا	Dyer
تفریح	-	کھیل کود	Amusement, enjoyment
خلا	-	مرادکمی	Gap, space
ہنڈکلیا	-	بچوں کا کھانا پکانے کا کھیل	Children's play of cooking

مشق

- خط لکھنے والے اور جسے لکھا گیا ان کے نام لکھیے۔
- انٹرنیٹ کی مدد سے خط کے لکھے جانے کا ملک اور بھیجے جانے والے ملک کے نام تلاش کر کے لکھیے۔
- اقوامِ متحدہ کے سیکریٹریٹ کی عمارت کی ساخت لکھیے۔
- کھڑکی سے نظر آنے والے دریا کا نام اور اس پر بنے پل کا نام لکھیے۔
- منیزہ کے خط کا جواب نہ دینے کی وجہ بتائیے۔
- پطرس بخاری کے مطابق تیرنے کی تفریح نہ سیکھنے والوں کی کیفیت لکھیے۔
- نیو یارک کے موسمِ خزاں کی دلکشی کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

قواعد :

- موسمِ سرما کی آمد آمد ہے۔ جملے کی قسم لکھیے۔
- اب تک وہ بھی لوٹ آئے ہوں گے انھیں میرا سلام کہنا۔ جملہ مفرد، مرکب یا مخلوط ہے، شناخت کیجیے۔
- ذیل کے معنی لکھیے۔

۱۔ دفتر	۲۔ سیکریٹریٹ
۳۔ بیڑے	۴۔ لگاتار
۵۔ ولایت	۶۔ خلا محسوس ہونا

- درج ذیل کے انگریزی متبادل لکھیے۔

اقوامِ متحدہ تنظیم ، بحرِاوقیانوس ، تانبا ، کارخانہ

سابقے/ لاحقے

آپ پچھلی جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں کہ نئے الفاظ بنانے کے لیے لفظوں کے ساتھ کچھ اور لفظ جوڑے جاتے ہیں۔ ذیل کی مثالیں دیکھیے۔

بے کار/ بے حیا/ بے سبب/ بے شرم

ان مثالوں میں حرف 'بے' اصل لفظوں سے پہلے لگا کر نئے الفاظ بنائے گئے ہیں جو اُلٹ معنی دیتے ہیں۔

دوسری مثالیں : باوفا/ باعزت/ باخبر/ باحیا

یہاں 'با' حرف بڑھانے سے 'والا' کے معنی حاصل ہوتے ہیں یعنی 'وفا والا/عزت والا وغیرہ۔

اس طرح اصل لفظ سے پہلے آنے والے چھوٹے لفظ کو **'سابقہ'** کہتے ہیں۔

❂ پڑھے گئے اسباق میں سے سابقوں والے دس الفاظ تلاش کیجیے۔

اب ذیل کی مثالیں دیکھیے :

ذمہ دار/ جاگیردار/ دوست دار/ مال دار

ان مثالوں میں لفظ 'دار' اصل لفظ کے بعد لگا کر نئے الفاظ بنائے گئے ہیں۔ یہ بھی 'والا' کے معنی کے لیے ہیں جیسے ذمہ دار یعنی ذمے والا، مال دار یعنی مال والا (جس کے پاس مال ہو)۔

اصل لفظ کے بعد آنے والے چھوٹے لفظ کو **'لاحقہ'** کہتے ہیں۔

❂ ذیل میں چند سابقے اور لاحقے دیے جارہے ہیں۔ ان سے نئے الفاظ بنائیے۔

سابقے : لا ، نا ، اَن ، پُر ، نَو ، ہم

لاحقے : گار ، مند ، دان ، بان ، وَر ، زار

جملے کے حصے

فاعل-مفعول-فعل

آپ پڑھ چکے ہیں کہ جملے کے دو حصے کیے جاسکتے ہیں یعنی

مبتدا   خبر

ذیل کے جملے کو غور سے پڑھیے۔

شاہجہاں نے تاج محل بنوایا۔

اس جملے سے پتا چلتا ہے کہ 'شاہجہاں' نے ایک کام کیا۔ جملے میں کام کرنے والے کو **'فاعل'** کہتے ہیں۔ 'شاہجہاں' اس جملے میں فاعل ہے۔

جملے سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ کوئی عمارت بنوائی گئی یعنی 'تاج محل'۔ فاعل جس چیز پر کام کرتا ہے اسے **'مفعول'** کہتے ہیں۔ 'تاج محل' اس جملے میں مفعول ہے۔ اسی طرح جملے کے آخر میں ایک کام سامنے آتا ہے یعنی 'بنوانا'۔ فاعل کا جو کام ہوتا ہے اسے **'فعل'** کہتے ہیں۔

ذیل کے جملوں کو بغور پڑھیے۔

عادل شاہ	گول گنبد کی	تعمیر میں لگا ہوا تھا
عادل شاہ نے	شاندار مقبرہ	بنوایا تھا
اس نے	بلند ٹیلے کا	انتخاب کیا
فاعل	**مفعول**	**فعل**

❂ دیے ہوئے جملوں کو فاعل/مفعول/فعل میں تقسیم کیجیے۔

۱۔ یہ کثافت پھیلا رہے ہیں۔

۲۔ پولیوشن نے ہمارے خاندان کو تباہ کرڈالا۔

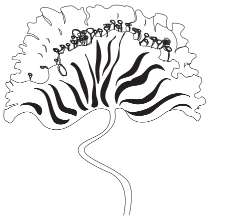

7JY973